© rasailojaraid.com

مولانا محمد اکرم مدنی
مدرس جامعہ سلفیہ

ترجمۃ القرآن

انسان کی گمراہی کے اسباب (٦)

(شفاعت کا مشرکانہ عقیدہ)

قولہ تعالیٰ: ﴿یایھا الذین انفقوا مما رزقنکم من قبل ان یاتی یوم لا بیع فیہ ولا خلۃ ولا شفاعۃ والکافرون ھم الظالمون ﴾ (سورۃ البقرۃ:٢٥٤) ''اے ایمان والو! جو ہم نے تمھیں دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے رہو۔ اس سے پہلے کہ وہ دن آئے، جس میں نہ تجارت ہے، نہ دوستی اور شفاعت اور کافر ہی ظالم ہیں۔

قارئین کرام! گمراہی کے بڑے اسباب میں سے ایک سبب ہمیشہ یہ رہا ہے کہ کچھ اللہ کے ایسے بندے ہیں، جن کی بات اللہ تعالیٰ کبھی رد نہیں کرے گا۔ یہ اللہ کے ہاں سفارشی ہیں۔ ان کا دنیا میں قرب حاصل کرلو۔ لہٰذا یہ ضرور بر ضرور اللہ کے ہاں ہمیں بخشوالیں گے۔ اسی کو وہ شفاعت کہتے ہیں۔ لیکن مذکورہ آیت میں بتایا گیا ہے کہ اللہ کے ہاں ایسی کسی شفاعت کا کوئی وجود نہیں۔ پھر اس کے بعد آیت الکرسی اور دیگر متعدد آیات واحادیث میں بتایا گیا ہے کہ اللہ کے ہاں ایک دوسری قسم کی شفاعت بے شک ہوگی۔ مگر یہ شفاعت وہی لوگ کرسکیں گے جنھیں اللہ تعالیٰ اجازت دے گا اور صرف اسی بندے کے بارے میں کرسکیں گے، جس کے لیے اللہ اجازت دے گا اور اللہ صرف اور صرف اہل توحید کے بارے میں اجازت دے گا۔ یہ شفاعت فرشتے بھی کریں گے، انبیاء ورسل بھی اور شہداء و صالحین بھی۔ مگر اللہ پر ان میں سے کسی بھی شخصیت کا کوئی دباؤ نہ ہوگا۔ بلکہ اس کے برعکس یہ لوگ خود اللہ کے خوف سے اس قدر لرزاں ہوں گے کہ ان کے چہروں کا رنگ اڑ رہا ہوگا۔ جیسا کہ سورۃ الانبیاء میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ﴿ولا یشفعون الا لمن ارتضی وھم من خشیتہ مشفقون﴾ (الانبیاء:٢٨) ''وہ کسی کی بھی سفارش نہیں کریں گے مگر صرف ان کی جن سے اللہ راضی ہوگا۔ وہ تو خود اللہ کے ڈر سے لرزاں و ترساں ہوں گے۔''

اللہ رب العزت نے قرآن حکیم میں متعدد مقامات میں یہود ونصاریٰ اور کفار ومشرکین کے مشرکانہ عقیدہ شفاعت کی (جو گمراہی کا سبب ہے) پُرزور تردید فرمائی ہے۔ فرمایا کہ: ﴿قل للہ الشفاعۃ جمیعا لہ ملک السموت والارض﴾ (الزمر:٤٤)

اے نبی! کہہ دیجیے کہ شفاعت ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اسی کی ہے۔ یعنی شفاعت سننا یا نہ سننا اور اسے قبول کرنا یا رد کردینا بالکل اللہ کے اختیار میں ہے۔ وہ کائنات کی بادشاہی کا مالک ہے۔ کسی کی یہ مجال نہیں کہ اس کی اجازت کے بغیر شفاعت کرے اور کسی کا یہ مرتبہ نہیں کہ اس کی شفاعت اللہ کو ضرور سننی اور ماننی ہی پڑے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں گمراہی کے راستے سے محفوظ رکھے اور صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ترجمۃ الحدیث

کھانا کھانے کے آداب (٢)

((عن جابر رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول اذا دخل الرجل بیتہ فذکر اللہ تعالیٰ عند دخولہ وعند طعامہ قال الشیطان لاصحابہ لا مبیت لکم ولا عشاء واذا دخل فلم یذکر اللہ تعالی عند دخولہ قال الشیطان ادرکتم المبیت واذا لم یذکر اللہ تعالیٰ عند طعامہ قال ادرکم المبیت والعشاء))

(رواہ مسلم، کتاب الاشربۃ باب آداب الطعام۔ حدیث/ ٢٠١٨)

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپ فرمارہے تھے کہ جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور داخل ہونے اور کھانے کے وقت اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے (یہاں) تمھارے لیے نہ رات گزارنے کی جگہ ہے اور نہ رات کا کھانا اور جب داخل ہوتا ہے لیکن داخل ہوتے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے، تمھیں (یہاں) رات گزارنے کا ٹھکانہ مل گیا اور جب کھانے کے وقت بھی اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے کہ تمھیں رات گزارنے کا ٹھکانہ اور کھانا دونوں مل گئے ہیں۔''

قارئین کرام! مذکورہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ اوقات میں شیطان اور اس کے چیلے چانٹوں سے بچنے کے لیے انتہائی ضروری ہے کہ اللہ کا نام لیا جائے اور اللہ کا نام لینے سے مراد وہ مسنون دعائیں ہیں جو ایسے مواقع کے لیے احادیث میں بیان کی گئی ہیں۔ مثلاً کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا (جیسا کہ گذشتہ شمارے میں ذکر ہوچکا ہے) اور گھر میں داخل ہوتے وقت درج ذیل دعا کا پڑھنا ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا'' (مشکوٰۃ المصابیح، باب الدعوات)

''اے اللہ میں آپ سے سوال کرتا ہوں گھر میں داخل ہونے اور نکلنے کی بہتری کا۔ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ہم داخل ہوتے ہیں اور اپنے رب ہی پر ہم بھروسہ کرتے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

© rasailojaraid.com